اہلسنت کا بے باک ترجمان
دینی، ادبی، علمی تحقیقی مجلہ
ماہنامہ
فیض عالم
بہاولپور، پاکستان
بفیضانِ نظر
فیضِ ملت، شیخ القرآن، استاذ العلماء
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ
مدیر اعلیٰ
صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی
مدیر
محمد فیاض احمد اویسی
مقام اشاعت
جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دار الافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

حجاج کرام وزائرین حرمین شریفین کی خدمت میں چند قابل عمل تجاویز

☆ آپ کا شمارہ فیض عالم شمارہ جب آپ کے پاس پہنچے گا تو آپ یا آپ کا کوئی عزیز خوش نصیب سفرِ حج کے لیے تیار ہوگا۔ فقیر نے حرمین شریفین میں چند باتیں جو محسوس کیں عرض کئے دیتا ہوں آپ خود بھی عمل کریں ودیگر احباب کو بتائیں جو آپ کے لئے بھی اور فقیر کے لئے بھی باعثِ ثواب ہوگا۔ اللہ کرے بار بار مدینہ شریف میں آنا جانا رہے۔

☆ ادب اصل زندگی ہے "الدین کلہٗ ادب" (دین سارے کا سارا ادب کا نام ہے) حجازِ مقدس کا بابرکت سفر عظیم سعادت ہے اس میں قدم بقدم ادب کے ساتھ رہیں فضول گوئی، دنیوی گفتگو، حرمین شریفین میں لاحاصل بات چیت، بے پروائی اور لااُبالی کا مظاہرہ نہ کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بیکار ہو جائے۔

☆ اپنی نظریں نیچی رکھیں بدنگاہی بہت بڑی تباہی ہے۔

☆ ننگے سر پھرنا خلافِ سنت ہے اپنے سر پر عمامہ شریف ورنہ ٹوپی یا رومال ضرور پہن لیں بہت زیادہ برکتیں ملیں گی۔

☆ نجدیوں کی دیکھا دیکھی میں کعبہ معظّمہ اور گنبد خضریٰ شریف کی طرف پاؤں پھیلانا سوءِ ادب ہے۔

☆ قرآن پاک کو ادب واحترام سے اُٹھائیں اور خشوع وخضوع سے تلاوت کریں۔

☆ جوتا تھیلی وغیرہ میں رکھ کر اندر لے جائیں طوافِ کعبہ یا مواجہہ شریف سلام کے لئے جاتے وقت نہایت ادب واحترام سے سر جھکائے درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے جائیں۔

(اپنے جوتے کہیں محفوظ مقام پر رکھ دیں ساتھ ہرگز نہ لے جائیں)

☆ بارگاہِ ناز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زیارت کو جاتے ہوئے فوٹو بازی کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں آپ کی ساری کی ساری توجہ سرکارِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہونی چاہیے سلام کے الفاظ پیش کرتے وقت اپنی آواز دھیمی رکھیں۔

☆ مواجہہ شریف کے سامنے موبائل فون کا استعمال ہرگز ہرگز نہ کریں۔ ☆ مسجد نبوی شریف / مسجد حرام کے اندر داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا ہرگز نہ بھولیں اور فون آجائے تو با مقصد، مختصر اور آہستہ آواز میں گفتگو کریں۔

☆اکثر حضرات لوگوں کے پڑھنے کے لئے قرآن پاک کے نسخے بازار سے خرید کر لے جاتے ہیں اور حرمین شریفین میں قرآن پاک کے لئے بنی ہوئی الماریوں میں جاکر رکھتے ہیں ابھی وہ قرآن پاک رکھتے ہی ہیں کہ حرمین میں ڈیوٹی پر مامور ملازمین انہیں فوراً اُٹھا لیتے ہیں کیونکہ سعودی حکومت کا ایک بہت بڑے مطبع خانہ ہے جو حرمین شریفین کے لئے لاکھوں کی تعداد میں قرآن پاک شائع کر رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ انہیں پیسوں سے علماءِ اہل سنت کی کتب خرید کر پڑھے لکھے احباب میں تقسیم کریں ثواب بھی ہوگا اور صدقہ جاریہ بھی ہے۔

☆مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں لنگر تقسیم ہوتے وقت نہایت بے صبری کا مظاہرہ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھیچا تانی کا سلسلہ بہت ہی شرمناک ہوتا ہے ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں وہاں سب کچھ ملتا ہے اور دوسری طرف جب کوئی چیز تقسیم ہوتی دیکھتے ہیں تو سارے آداب کو پامال کرتے ہوئے دوڑ دھوپ لگا دیتے ہیں اور ''مجھے دو مجھے دو'' کی آوازیں لگانا شروع کر دیتے ہیں عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے جوس، بوتل، کھجور، بادام، کاجو وغیرہ کے حصول کے لئے دھکم پیل کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ اس طرح کے رویہ سے ہمیں خود بھی اور اپنے احباب کو بھی سختی سے روکنا چاہیے۔

(اگر ہو سکے تو یہ صفحہ فوٹو کاپی کرا کے حج کی سعادت حاصل کرنے والے احباب میں تقسیم کریں)

طالبِ دعا

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی رضوی

اجتماعی قربانی میں حصہ لیں

آپ کے دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں عید قربانی کے موقعہ پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کیا گیا ہے آپ خود و دیگر احباب کو اس اجتماعی قربانی میں حصہ ملانے کی ترغیب دیں۔ بیرونی مخیّر حضرات بھی حصہ لیں۔

رابطہ کے لیے

03009684391 03006825931

جوان لڑکوں کو اسلام کے نام برباد کیا جارہا ہے

دمشق (مانیٹرنگ ڈیسک) مئی کے مہینے میں عسکریت پسند تنظیم دولت اسلامی عراق وشام (داعش) نے شام کے شہر الیپو سے درجنوں لڑکوں کو اغواء کرلیا تھا اور ہفتوں تک ان کی کوئی خبر نہ تھی۔ اغواء شدگان میں سے 9 لڑکے خوش قسمتی سے قید سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے اور ان کی کہانی سے یہ حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں کہ داعش کس طرح نوعمر لڑکوں کو برین واش کرکے اپنے جنگجوؤں میں تبدیل کرتی ہے۔ بچ نکلنے والے لاوند نامی لڑکے نے بتایا کہ انہیں سکول سے واپسی پر اغواء کرکے ایک مذہبی عدالت لے جایا گیا اور اس کے بعد ایک عرب شخص ابوموسیٰ کی نگرانی میں دے دیا گیا جو کہ مقامی امیر تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ پہلے پہل تو ان سے انتہائی اچھا سلوک کیا گیا۔ انہیں اچھا کھانا، پھل اور دودھ دیا جاتا ہے اور مذہبی تعلیم کے بعد فٹ بال کھیلنے کی اجازت دی جاتی البتہ انہیں نرمی کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ وہ کفر کی زندگی گزار رہے تھے اور اب انہیں توبہ کروائی جائے گی۔ پھر ایک دن ابوموسیٰ اور اس کے 14 سالہ ساتھی نے بتایا کہ وہ خودکش مشن کے ذریعے جنت کیلئے روانہ ہورہے ہیں اور انہیں نئے لوگوں کے حوالے کردیا گیا۔ ان لوگوں نے لاوند کو YGP (مردوں کے نیم فوجی دستے جو علاقے کی حفاظت کیلئے تیار کئے گئے) کے سپاہیوں کی تصاویر دکھا کر انہیں پہچاننے اور ان کے متعلق معلومات فراہم کرنے کو کہا جس میں ناکامی پر اسے ایک خوفناک قید خانے پہنچادیا گیا جہاں اس کے علاوہ بھی 21 لڑکے قید تھے۔ یہاں دیگر لڑکوں کی طرح اسے بھی سخت تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ لاوند نے بتایا کہ اس کو کار کے ٹائر میں ڈال کر تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پھر ہاتھوں سے رسی باندھ کر چھت سے لٹکا دیا گیا۔ تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے YGP سپاہیوں کے متعلق معلومات فراہم کردیں جس پر اسے ایک ٹریننگ کیمپ میں منتقل کردیا گیا۔ یہاں لڑکوں کو مذہبی تعلیم اور مذہب کے نام پر جنگ کی تربیت دی جاتی تھی۔ انہیں بتایا جاتا تھا کہ وہ داعش کے دشمنوں سے لڑکر جنت پاسکتے ہیں۔ لاوند کی تربیت کا یہ مرحلہ جاری تھا کہ ایک روز وہ گارڈ کو سوتے پاکر دیگر چار لڑکوں کے ہمراہ کیمپ سے فرار ہوگیا اور خوش قسمتی سے دوبارہ داعش کے ہاتھ لگے بغیر اپنے گھر والوں تک پہنچ گیا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ زبردستی جنگجو بنائے جانے کے خوفناک دنوں کو کبھی بھی بھول نہیں پائے گا۔ (روزنامہ پاکستان، ۱۵ اگست ۲۰۱۴ء)

اسلام اورمرزائیت

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہٗ کے دروس کامونکی سے یہ مضمون لیا گیا ہے

قادیانیت چاہے کسی روپ (لاہوری گروپ مرزائی گروپ احمدی گروپ) میں ہو تمام کے تمام دائرہ سلام سے خارج ہیں چونکہ بظاہر یہ ٹولے اسلام کے نام لیوا ہیں اس لیے اہل اسلام کے لیے بہت زیادہ خطرناک ہیں یہ آستینوں کے سانپ ہیں چونکہ انہیں یہود وہنود کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے اسلامی ممالک بالخصوص مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اساس کے دشمن ہیں یہ حقیقت اہل علم ودانش پر عیاں ہے کہ دنیا بھر میں یہ ٹولے اسلام کے لبادہ میں اپنی منفی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں مگر علماء حق ہمیشہ ان کے مکروہ چہرے سے عوام وخواص کو آگاہ رکھتے ہیں۔ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ میں مجاہد اہلسنت حضرت علامہ الحاج محمد امجد علی چشتی (ایم اے) کی دعوت پر حضور فیض ملت مفسر اعظم نور اللہ مرقدہٗ نے کامونکی منڈی (گوجرنوالہ) کی جامع مسجد حیدری میں چند دن کے لیے مختلف موضوعات پر دروس ارشاد فرمائے اس میں اہل اسلام کثیر تعداد میں شریکِ درس ہوئے عوام خواص کی طرف سے سوالات ہوتے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ مدلل ومحقق جوابات ارشاد فرماتے ۔ایک نشست میں قادیانیت اور اسلام پر لیکچر ہوا جو سوالات اٹھائے گئے ان کے جوابات ہم قارئین کرام کے ذوقِ مطالعہ کے لئے پیش کررہے ہیں یقیناً یہ آپ حضرات کے لیے بہت مفید ہوگا۔ 7 ستمبر کا دن اہل پاکستان کے لئے خوشیوں کا باعث ہے کہ اس دن ہماری نیشنل اسمبلی میں قادیانیوں کے جملہ گروپس کو کافر قرار دیا گیا۔(ادارہ)

اسلام اورمرزائیت☼ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو من کل الوجوہ خاتم النبیین مانتے ہیں جب کہ مرزائی من کل الوجوہ خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے بلکہ من بعض الوجوہ مانتے ہیں یہ فرق سمجھ لیں تو پھر دلائل خود بخود بنتے چلے جائیں گے۔

مرزائی کا عقیدہ☼مرزائی کا عقیدہ خاتم النبیین کے بارے میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر پھر بھی بروزی ظلی طریقہ سے نبی بن سکتا ہے۔

ظلی بمعنی سائے والا بروزی بمعنی ظاہر ہونے والا اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اپنے مقام پر حقیقی نبوت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبوت کا اظہار کرے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل (سایہ) ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عکس ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا وہ حقیقی نبوت نہیں ہوگی بلکہ وہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے عکس کی حیثیت سے ہوگا۔

الزامی جواب ہم اہل اسلام کہتے ہیں کہ **خاتم النبیین** مطلق ہے'' **المطلق یجری علیٰ اطلاقہ** ''(یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے)

جو لفظ قرآن پاک کا کہیں آجائے تو اسے اپنے اطلاق پر رکھنا ہوگا اس کے اندر اگر مجازات کے شوشے چھوڑ دیئے جائیں تو پھر توحید بھی صحیح نہیں رہے گی۔ کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ معبود حقیقی ہے دوسرا جو معبود ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر ہے چونکہ وہ اللہ کی حیثیت کا مرتبہ پا چکا ہے اس لئے وہ معبود بروزی ہے۔

تحقیقی جواب اللہ تعالیٰ نے نص قطعی میں **خاتم النبیین** ارشاد فرمایا نص قطعی کا قاعدہ ہے کہ اس کے اطلاق کو مطلق رہنا ضروری ہے جب تک کوئی مخصص (تخصیص کیا گیا) نہ آئے۔

ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم نے جو بروزی اور ظلی کا تصور قائم کیا ہے اس کے لئے محض تخصص (مختص) قرآن سے پیش کرو۔ اس کا مخصص (مختص) حدیث بھی نہیں ہوسکتی اور قیاس تو قیاس خبرِ واحد تو خبرِ واحد ہے اس کے لئے جب تک قرآنی آیت مخصص (مختص) نہ ہوگی حدیث متواتر بھی اس کے لئے مخصص (مختص) نہیں ہوسکتی۔

یاد رکھیئے! بروز اور ظلّ وغیرہ یہ مرزائیوں کی اپنی اصطلاح ہے اصولی حیثیت سے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں یہ نص قطعی ہے۔

نص قطعی کا قاعدہ ہے اس کے اندر کسی حیثیت سے بھی قیاسات کو دخیل (داخل) نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے لئے مخصصات ضروری ہوتے ہیں تو مخصصات کو بھی قرآن پاک یا پھر نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ جو متواتر ہوں ان کا ہونا ضروری ہے۔

فائدہ حدیث متواتر کی بھی دو قسم ہیں۔ (۱) متواتر اللفظ (۲) متواتر المعنی۔

اور متواتر اللفاظ تو صرف قرآن مجید ہے اور متواتر المعنی سینکڑوں احادیث ہیں ان میں سے جو احادیث ختم نبوت کی ہیں وہ متواتر بالمعنی ہیں۔

فائدہ ﴿﴾ نص قطعی کی حیثیت سے یہ مسئلہ پختہ عقیدے کی حیثیت حاصل کر چکا ہے اور خود نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی میرے بعد نبی آ سکتا ہے۔

فائدہ ﴿﴾ قرآنِ پاک کی نصِ قطعی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی، اجماع امت اور قیاس یہ چار اصول ہیں۔

دلیل اہل سنت ﴿﴾ پچھلی کتابیں نازل ہوتی چلی آئیں ہر کتاب نے آنے والے نبی کی خبر دی لیکن ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور مبارک آیا تو آپ نے کسی آنے والے نبی کے لئے کوئی خبر نہیں دی بلکہ ایک مضبوط گرہ باندھ دی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے بھی تو وہ بے ایمان و مرتد ہوگا۔

اسی لئے آپ کے ظاہری زمانہ مبارک میں بھی کسی نے اگر نبوت کا دعویٰ مثلاً اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تھا تو آپ نے واضح فرما دیا کہ اگر کوئی میرے (ظاہری) زمانہ میں بھی دعویٰ نبوت کرے تو وہ بھی مرتد ہے یہاں تک کہ مسیلمہ نے کہا تھا کہ آپ ایسا کریں کہ آدھا ملک آپ لے لیں اور آدھا مجھے دے دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آدھا کیا؟ اللہ نے تیرے لئے تو معمولی سی گنجائش بھی نہیں رکھی اور تو ہے کہ آدھا ملک مانگتا ہے بلکہ تیرا تو مواخذہ اور محاسبہ ضروری ہے اس کی تکمیل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی اور سب سے پہلے آپ نے مرتدین سے جہاد کیا۔

قرآن بھی بتاتا ہے کہ کوئی نبی آنے والا نہیں احادیث متواترہ میں بھی یہی بیان ہے یونہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک علمائے کرام اتفاق کرتے چلے آ رہے ہیں بلکہ جس نے بھی کسی دور میں نبوت کا دعویٰ کیا تو فوراً اس کا مقابلہ و مواخذہ کیا گیا، اس کے مرتد ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔ اب بھی جو کوئی کسی لحاظ سے نبوت کا دعویٰ کرے تو ہم کہیں گے کہ وہ مرتد ہے۔

دلیل اہل سنت ﴿﴾ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ کرنے کے بعد صحابہ کرام اور اولیائے عظام نے جو کچھ بیان کیا وہ حق ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ" جو اس دائرے سے نکلا وہ سیدھا جہنم میں گیا۔

(حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، فمن الطبقة الأولى من التابعين، سليمان بن طرخان ، الجزء

الثالث، الصفحة۳۷،دار الفکر بیروت)

لہٰذا اب نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب دوزخی ہے۔اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت بروزی ہو یا ظلی وعکسی کسی بھی حیثیت سے نبوت کا دعویٰ کرے ہمارے نزدیک وہ مرتد وملعون اور پرلے درجے کا احمق جہنمی ہے۔

سوال ﴿ مرزائی کتب میں لکھا ہے کہ نبوت ختم ہوچکی ہے اب کوئی نبی نہیں آئے گا اس کی نقلی دلیل تو ہمارے پاس موجود ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی کوئی عقلی دلیل دیں۔

جواب ﴿ عقائد عقل کے محتاج نہیں ہیں بلکہ عشق کے محتاج ہیں اور یہ مسئلہ عقیدے کا ہے جب کہ عقل عقیدے کی محتاج ہے اور عقیدے کو عشق سے لیا جاتا ہے عقل سے نہیں لیکن اس کے باوجود الحمد للہ ہمارے پاس عقلی دلائل بھی بے شمار ہیں کہ ریت کے ذرات ختم ہوسکتے ہیں عقلی دلائل ختم نہیں ہوسکتے۔

دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری رسول بن کر تشریف لائے بلکہ آپ تمام مخلوقات میں جمیع کمالات تقسیم کرنے کے لئے تشریف لائے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ

أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین،رقم الحدیث ۷۱، الصفحة۳۰،دار ابن کثیر دمشق بیروت)

جو بھی کمال اللہ تعالیٰ نے دینا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی ملے گا کیونکہ آپ جامع جمیع کمالات ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کمالات سے نوازا ہے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت نے فرمایا

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم   دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

حدیث شریف ﴿ خود سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک مکان ہے اس میں صرف ایک اینٹ کی ضرورت ہے وہ آخری اینٹ جو باقی تھی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو پر کر دیا ہے اب جگہ پر ہوگئی ہے جب جگہ پر ہوگئی ہے تو اب کسی اور کی گنجائش ہی نہیں ہے اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے کمالات کا جامع ماننے کے بعد اگر کسی دوسرے نبی کا تصور کیا جائے تو پہلے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نقص ثابت کرنا پڑے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نقص ثابت کرنا صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ جملہ عوالم کے عقول وکمال تمام

کے تمام ختم ہو سکتے ہیں لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال میں نقص نہیں آسکتا نیز پہلے یہ ہو کہ حضور نے جتنی باتیں کی ہیں اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو لائیں یہ عقلی دلیل ہے جب کوئی چیز ہی ختم ہو گئی نبوت کے سلسلے میں تو اب کون لا سکتا ہے جب آپ خاتم النبیین ہیں تو اب کونسا نبی اور آسکتا ہے۔

سوال مرزائی مرزے کی نبوت کی دلیل میں کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے کہ "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ " کہ آج سے پہلے جس نے بھی جھوٹے خدا ہونے کا دعوی کیا یا جھوٹی نبوت کا دعوی کیا ان کو میں نے برباد کر دیا یا قتل کروا دیا چونکہ ہمارا مرزا طبعی موت مرا لہٰذا اس آیتِ کریمہ کی رُو سے اسکی نبوت سچی ہے۔

جواب مرزائی قادیانی جھوٹ بولنے کے استاد ہیں وہ قرآنی آیات کا ترجمہ جھوٹ کرنے سے بھی نہیں شرماتے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اب آیت کریمہ مع ترجمہ سنیں۔ "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَ قَا وِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ " اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے۔

(پ۲۹، الحاقۃ، آیت ۴۴، ۴۵)

بتائیں اس آیت کریمہ میں قتل کا کہیں ذکر ہے؟ کہیں بھی ذکر نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اس بات کی گرفت کی ہے جو میرے اوپر بہتان باندھے جھوٹی باتیں بنائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے شخص کی میں گرفت کروں گا اگرچہ وہ گرفت خصوصیت سے بیان کی لیکن مراد یہاں گرفت ہی ہے۔

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر جب گرفت ہوئی تو اسکا انجام کیا ہوا جب اس کی موت کا وقت آیا تو کہاں مرا؟ (لیٹرین میں مرا) تو مرزا پر حق تعالیٰ کی گرفت ہی ہے۔

قانون بات یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے طور پر مجازی معنی کرتا ہے تو یہ اور بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جب حقیقی معنی موجود ہوں تو مجازی معنی نہیں کیا جا سکتا۔

سوال مرزائی کہتے ہیں کہ "اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ "(پارہ ۱۷ سورہ الحج آیت ۷۵) اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ جملہ اسمیہ ہے یعنی مضارع ہے جو حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے جس کا بظاہر معنی یہ ہے کہ قیامت تک اللہ رسول چنتا ہے اور چنتا رہے گا؟ معلوم ہوا کہ مرزا کا دعویٰ کرنا سچا ہوا۔

جواب قرآن پاک کی آیات کو ایک طرف سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ دونوں طرف سے دیکھا جاتا ہے انہوں نے

ایک علمی سوال کیا ہے نحوی ترکیب بھی بتائی ہے۔ قرآن پاک میں یہ عموم ہے کہ اللہ چنتا ہے اور چنتا رہے گا "مِنَ النَّاسِ" لوگوں سے لیکن اس عموم کو بھی ملاحظہ کریں کہ خاتم النبیین والی آیت مبارکہ تخصیص فرما رہی ہے تو اس آیت کریمہ کو مخصص بنانا پڑے گا کیونکہ وہاں عام ہے خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ" یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام خصوصیت سے آ گیا اور وہاں "مِنَ النَّاسِ" عام ہے تو عموم کو خاص کرنے کے لئے آیت جو ہے تخصیص کر رہی ہے جب آیت مبارکہ تخصیص کر رہی ہے تو عموم عموم ہی نہ رہا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا قانون ہے کہ میں نبی بناتا رہتا ہوں فرشتوں اور لوگوں میں لیکن یہ اس وقت تک ہے جب تک کہ "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ (پ۲۲، الاحزاب، آیت ۴۰)

وہ آیت مکیہ ہے اور یہ آیت کریمہ مدنیہ ہے وہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے عموم کے طور پر نازل فرمائی مگر خاتم النبیین والی آیت کریمہ واضح بیان کر رہی ہے کہ اب آئندہ یہ کام نہیں ہوگا۔

سوال ۞ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موعود کہتے ہیں نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دلیل دیتے ہیں کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ "اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ (پ۳ سورۃ آل عمران، آیت ۵۵) ہم آپ کو وفات دیں گے اور پھر اُٹھائیں گے یہ اس آیت کریمہ سے استدلال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا گئے ہیں بعد میں اُٹھایا جائے گا لہٰذا وہ وفات پا گئے ہیں اور مزار صاحب موعود ہے۔

جواب ۞ قرآن پاک بڑا جامع کلام ہے اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ بول کر اس میں ہزاروں مسائل بیان کر دیئے ہیں۔ جب ایک لفظ میں کئی معانی شامل ہوں تو اس میں استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ علمِ مناظرہ کا قاعدہ ہے۔ "اذا جاء الاحتمال باطل الاستدلال" (جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے) قرآن پاک میں وہ آیت مبارکہ ملاحظہ فرمائیے جس سے استدلال کیا گیا ہے۔

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ (پ۳، آل عمران، آیت ۵۵) پہلے "مُتَوَفِّیْکَ" ہے پھر "رَافِعُکَ" یہ قرآن پاک کے تیسرے پارے کی آیت ہے یہ آیت مبارکہ ملاحظہ فرمائیے اور پھر "توفّی" کا معنی بھی دیکھ لیجئے۔ "توفّی" کا معنی وفات بھی ہے پورا دینا بھی اور پورا لینا بھی متوفی کا مادہ وفا ہے بمعنی پورا کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وَاِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ

وَفّٰی" اور فَیُوَفِّیهِمْ اُجُوْرَهُمْ اسی سے استفاءٌ توفیہ اور توفّٰی بنا بمعنی پورا دینا یا پورا لینا۔

اصطلاحی طور پر یہ معنی نیند اور موت کے معنی میں بولا جاتا ہے۔قرآن مجید وفرقان حمید میں یہ لفظ وفات، پورا کرنا اور نیند تینوں معانی میں استعمال ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

وَاِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجالایا۔(پ ۲۷،سورۂ نجم،آیت ۳۷)

اس آیت کریمہ میں یہ لفظ وفات کے معنی میں بیان ہوا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ. (پ ۷،انعام،آیت ۶۰)

اس آیت کریمہ میں نیند کا معنی مراد لیا گیا ہے۔

فَیُوَ فِّیهِمْ اُجُوْرَ هُمْ. (پ ۳،آل عمران،آیت ۵۷)

اس آیت کریمہ میں پورا کرنا یا پورا دینے کے مطابق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔قرینہ کے مطابق معانی مراد ہوتے ہیں اس آیت مبارکہ میں تینوں معنی بن سکتے ہیں۔

نیز کچھ الفاظ ذو معنی ہوتے ہیں کہ وہ معنی بھی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں لغت کا قانون سمجھئے کہ جیسے لفظ ہوتا ہے (استحیاءٌ)استحی اس کا مادہ حیات ہے (حی اور حیات بھی ہوتا ہے)

یَسْتَحْیِ نِسَآءَ هُمْ ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا۔

اس کا مادہ بھی حیات ہے۔

"نَسْتَحْیِ نِسَآءَ کُمْ" یہ بھی حیات کے مادہ سے ہے۔ "اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً" اس کا مادہ بھی حیا ہے قرآن مجید کے استدلال کو ملاحظہ فرمائیے اگر ذو معنی لفظ آئے اور مرزائی کہے کہ میں تو "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" کا معنی وفات مراد لیتا ہوں تو سنی کہے گا میں وفا معنی لیتا ہوں تو پھر فیصلہ کون کریگا۔

علمی قاعدہ☼ قرآن پاک کے بعض الفاظ ذو اضداد ہوا کرتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے دو مختلف معنی مراد لئے جا سکتے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے۔"یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ"

فرعونی تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور بچوں کو قتل کر دیتے تھے۔یہاں استدلال "حیا" کے مادے سے ہے اور "حیا" بھی اسی میں ہے اور "توفی" میں وفات بھی ہے اور "وفا" بھی ہے اب مرزائی کہے گا اس میں وفات کا معنی ہے

جبکہ سنی کہے گا وفا ہے اس کا فیصلہ کون کریگا۔

قانونِ مناظرہ مناظرے کا قانون ہے کہ ''اذا جآء الاحتمال باطل الاستدلال'' (جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے)

جتنی آیات وہ ''توفی'' والی پیش کرے وہی آیات آپ ''وفا'' کے معنی کی حیثیت سے مراد لیں اُویسی فقیر کا یہ ایٹم بم آپ کو اتنا کام دے گا کہ جیب میں ہو تو کسی مرتد کی تدبیر کام نہ آئے گی۔

قانون قرآن اللہ تعالیٰ کے قرآن کا قانون یہ ہے کہ قرآن اپنے مضمون کو یوں سمیٹتا ہے کہ درمیان میں واؤ لگاتا ہے لیکن واؤ جمع کیلئے ہوگی ترتیب کیلئے نہیں۔

دُوسرا قاعدہ یہ ''وَفا'' سے وفات کا قاعدہ ہے جو اتنا مضبوط واضح اور راسخ ہے کہ اسی قاعدے کی بناء پر اُڑتے ہوئے پادری یا مرزائی کو بھی آپ کھینچ کر گڑھے میں گرا سکتے ہیں۔

اب دوسرا قاعدہ جہاں قرآن مضمون کو واؤ کے ساتھ ملاتا ہے اور جب یہ کہے کہ یہ کرو، یہ کرو تو ضروری نہیں کہ جو وہ پہلے کہے وہی کرو ضروری نہیں کہ جیسے دوسری بار کہے اسے دوسرا ہی کرو۔

''الواو للجمع المطلق'' واؤ جمع کے لئے ہوتی ہے۔

(اُصول الشاشی، بحث تقریر حروف المعانی، صفحہ ۱۱۹، دارالکتب العلمیة بیروت)

''الواو للجمع المطلق'' یعنی یہ ترتیب حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے للترتیب دوسرے مسلک والوں کا ہے۔

حنفیوں کا ہے'' الواو للجمع المطلق'' اب یہ تمام میں آگیا کہ وہ کام تینوں بھی اس میں آجائیں گے۔

مثال اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھاؤں گا بھی اور انہیں وفات بھی دوں گا۔ یہاں اگر ان کا معنی بھی دیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں وعدے پورے بھی کئے ہیں۔ ضروری نہیں کہ پہلے فوت کردے پھر اٹھائے۔ اس میں اٹھانا بھی ہے کہ آسمان پر لے گیا اور بعد تشریف لانے کے اس دنیا میں وفات مبارکہ بھی ہوگی مگر ترتیب بدل دی گئی ہے جبکہ تم ترتیب کے چکر میں پڑ گئے۔

تم نے ہمارے قانون کو نہیں دیکھا جو تم پہلے کہتے ہو'' رَافِعُکَ'' کا پھر'' مُتَوَفِّیکَ'' ہے پھر'' رَافِعُکَ'' ہم کہتے ہیں یہی معاملہ غلط ہے اسلئے کہ واؤ مطلق جمع کیلئے ہے کیوں؟ اسی پارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بی بی مریم

کو کیا فرمایا ''وَارْکَعِیْ وَ اسْجُدِیْ'' رکوع کر اور سجدہ کر۔

پڑھئے قرآن مجید میں کیا ہے میں نے وہ جملہ اس طرح اس لئے پڑھا کیا ہے کہ مرزائی کا دماغ درست ہو جائے وہ ملاحظہ کرے یہ مولوی کیا پڑھ رہا ہے۔ میں کہوں گا چلو تم ہی اسے درست پڑھ دو تو وہ یوں پڑھے گا۔ '' وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرَّاکِعِیْنَ'' (پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت ۴۳) اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

مرزائی سے دریافت کیجئے کہ پہلے نماز میں سجدہ ہوتا ہے یا رکوع؟ اگر کہے کہ رکوع پہلے ہوتا ہے تو پھر کہئے کہ اگر رکوع پہلے ہوتا ہے تو تم نماز قرآن کے خالف (خلاف) پڑھتے ہو پہلے سجدہ کرو پھر رکوع کرو کیونکہ قرآن پاک میں پہلے سجدے کا ذکر ہے اس کے بعد رکوع کا۔ حالانکہ نماز میں پہلے رکوع کیا جاتا ہے پھر سجدہ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں ترتیب کیوں اُلٹ دی گئی؟

یہ قانون قرآن سے ثابت دیکھ کر پہلے سنی حنفی بریلوی بننا پڑے گا کہ ''الواؤ للجمع المطلق'' واؤ مطلق جمع کے لئے آتی ہے۔ یہ جمع مطلق ہے کہ میں رکوع اور سجدہ کروں گا اِسی قرآنی قانون کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُٹھا بھی لیا ہے اور جب زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وفات بھی دے گا۔

سوال اول ﴾ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ انا از حروف مشبہ بالفعل یا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم ہے متوفی اور رافع یہ دونوں اس کی خبر ہیں یہ ذرا تفصیل ہے۔ بیان فرمائیں کہ اسم کی ایک خبر اب ثابت ہو رہی ہے اور دوسری خبر کسی اور زمانے میں ہو رہی ہے تو اسکا کہیں وجود ہے؟۔

سوال دوم ﴾ اگرچہ واؤ جمع المطلق کے لئے آتی ہے لیکن پھر بھی اس میں اصل میں فرت ہے اسے یوں سمجھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور چیز ہے اور رافع عیسیٰ اور چیز ہے پھر اب وفات ثابت ہو جائے بعد ازاں رافع ثابت ہو یا پہلے رافع ثابت ہو جائے اور وفات کل ثابت ہو جائے۔ یہ تفصیلاً بیان فرمائیے؟

جواب ﴾ ہدایت نحو سے لے کر جامی تک یہ قاعدہ ہے کہ جب اسم فاعل کو سہارا مل جائے تو حال اور مستقبل کا معنی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں دونوں باتیں دونوں صیغے مضارع کی دونوں کیفیتیں بیان فرمائی ہیں یعنی ارشاد فرمایا ہے کہ میرے پیارے عیسیٰ (علیہ السلام) میں رافع بھی ہوگا اور وہ حال میں ہو رہا ہے اور وفات بھی ہوگی اور وہ استقبال میں ہو رہی ہے۔ دونوں معنی میں نے مضارع دیئے ہیں تو اس میں حال بھی ہے اور مستقبل بھی۔

قانون ﴾ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اللہ جو وعدہ فرمائے وہ حال میں ہو جائے اور ایک استقبال میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ

اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ حال میں ہی ہو جائے وہ حال میں بھی ہوتا ہے اور استقبال میں بھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حال میں بھی رافع دیا اس کے بعد آنے والی جو نسل پھر اس کے بعد مستقبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جھوٹے نبی کے ساتھ جہاد کیا ہم ان کی سنت پر عمل کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب قرآنِ پاک میں ہے کہ ''وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (پ۵، النساء، آیت ۸۹) ترجمہ: ''جہاں پاؤ قتل کرو'' قرآنِ پاک میں مطلقاً ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے کہ جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر دو لیکن تعزیراتِ اسلامیہ میں ایک قانون ہے کہ ہر بندہ اس پر عمل نہ کرے سربراہِ مملکت ایسا کر سکتا ہے یا پھر اس کی اجازت سے کرو تو تمہارے لئے جائز ہے لیکن عاشق مصطفیٰ قانون نہیں دیکھتا سولی پہ لٹک جاتا ہے مگر دشمن مصطفیٰ کو نہیں چھوڑتا۔ گذشتہ صدی میں اِس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اٹھارہ سالہ نوجوان علم الدین شہید کے حالات تو سب کو معلوم ہیں اس کے علاوہ متعدد عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات گزرے ہیں فقیر نے ان کے مفصل حالات رسالہ ''عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں جمع کئے ہیں۔

محمد غلام اویس اویسی کا چہلم

نواسہ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان حضرت مولانا قاری محمد غلام اویس اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا چہلم شریف مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۱۴ء بروز بدھ صبح ۸ بجے بمقام جامعہ گلشن اویس گلی نمبر ۴ فیض ملت چوک بہاولپور میں ہوا۔ جگر گوشہ غزالی زماں حضرت سجاد سعید کاظمی (ملتان) نے خصوصی خطاب فرمایا۔ احباب ختمات کلام مجید، درود شریف کلمات حسنات کی تلاوت کے ساتھ شریک ہوئے۔

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ

کا چوتھا سالانہ عرس مبارک

یوں تو حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی یادیں دنیا کے مختلف مقامات پر کسی نہ کسی صورت میں منائی جاتی ہیں آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل و کتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گی مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے گذشتہ شمارہ فیض عالم بہاولپور میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ مختلف شہروں میں یوم مفسر اعظم پاکستان کے حوالے سے تقریبات ہوئیں۔

☆ ۱۳ اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء چک نمبر 294 گ ب رجانہ (ٹوبہ) کے احباب نے عرس مفسر اعظم پاکستان کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت جگر گوشہ فیض ملت علامہ محمد عطاء الرسول اویسی نے فرمائی جبکہ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے ''حضور فیض ملت اور ترویج مسلک حق اہلسنت'' کے موضوع پر گفتگو کی جبکہ معروف خطیب حضرت علامہ مولانا ثمر عباس قادری نے نہایت ولولہ انگیز خطاب میں حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ ننھے ثناء خوان محمد اویس رضا اویسی نے ہدیہ نعت اور منقبت پیش کی۔

☆ چوتھے سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور مزار فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی۔ ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور کے گذشتہ شماروں اور اہل سنت کے محبوب معمر بے باک ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کے شمارہ ماہ اگست 2014ء میں اور انٹرنیٹ میں فیس بک پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مریدین و خلفاء (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات میں آنے کی تیاری شروع کر دی حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی نے مختلف اشتہارات پمفلٹ دعوت نامے شائع کر کے احباب تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ مختلف شہروں میں رہنے والے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء سے انفرادی رابطہ کئے۔ جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی قومی و مقامی اخبارات میں عرس مبارک کے اشتہارات شائع

ہوئے بہاولپور ومضافات میں پبلک مقامات پر اشتہارات اور خوبصورت بینرز لگوائے گئے۔مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عوام وخواص کو شرکت کی دعوت پیش کی گئی مشائخ وعلماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی نبھائی۔

☆ تقریبات کے شروع ہونے سے قبل جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے اردگرد اور محکم الدین سیرانی روڈ کی صفائی کا کام تحصیل کونسل سٹی بہاولپور کے عملہ نے نہایت ذمہ داری سے کیا محترم محمد عطاء اللہ واہلہ نے خصوصی توجہ دی۔

☆ ۱۵ اگست جمعۃ المبارک کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہو گئے۔

☆ سیرانی مسجد بہاولپور جمعۃ المبارک کے اجتماع میں جگر گوشہ فیض ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے ''تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار'' اور ''حضور فیض ملت کے علمی وروحانی مقام'' کے حوالے سے بیان کئے۔

☆ ۱۸ شوال المکرّم شب ہفتہ دوسری نشست بعد نماز مغرب شروع ہوئی صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے تقریب کے آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد خالد جھنڈیر مدرس شعبہ حفظ/قرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی۔محمد بلال رشید محترم محمد عاصم رضا قادری اویسی (بہاولپور) نے نذرانہ نعت شریف پیش کیا۔

آج نشست میں شاعر اہلسنت مولانا محمد ظفر حسین ظفر (علی پور) نے اپنا منظوم کلام پیش کیا تو مجمع میں مذہبی جوش وجذبہ دیدنی تھا۔اس دوران محقق اہلسنت عالم دین خطیب شہیر حضرت علامہ مفتی عبدالحمید چشتی (خانیوال) تشریف لائے تو انہیں خطاب کے لیے مائیک پیش کیا گیا۔انہوں نے حضور سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ وسید المؤذنین حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کے حوالے سے محبتوں سے لبریز گفتگو فرمائی۔دورانِ خطاب انہوں نے کہا کہ یہ عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ ہی ہے کہ حضور فیض ملت محدث بہاولپوری نے کوئی ایسا موضوع نہیں چھوڑا جس پر آپ نے تحریری رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ملت اسلامیہ کا یہ واحد مصنف ہے جس کے قلم سے ہزاروں کتابیں تحریر ہوئیں۔انہوں اس بات بھی پر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ جامعہ اویسیہ رضویہ اپنی تعلیمی تدریسی منزلیں طے کر رہا ہے ورنہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بزرگوں کے پردہ کرنے کے بعد ادارے ویران ہوجاتے ہیں یہ حضرت اویسی صاحب کا روحانی تصرف ہے کہ آپ کی اولادِ صالحہ کے ذریعے آپ کا لگایا ہوا علم کا گلستان آباد ہے میری دعا ہے کہ اللہ کرے آباد وشاد رہے۔

☆ ۱۹ شوال المکرّم ہفتہ صبح صادق کا استقبال درود تاج شریف سے کیا گیا نماز فجر کے بعد جامع مسجد سیرانی میں حسب معمول ایک تسبیح درود پاک اور ایک کلمہ شریف کے بعد ختم خواجگان درود وسلام کا اہتمام ہوا جگر گوشہ فیض ملت محمد فیاض احمد اویسی نے ملک وملت سلامتی اور ملک بھر سے آنے والے زائرین کے لیے خیر وعافیت سے بہاولپور پہنچنے اور خیر وبرکت

سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی دعا کی۔

قافلے جو حاضر ہوئے

قافلوں کی صورت آنے والے احباب میں میانوالی سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ واحدیہ، محترم محمد شاہد اویسی، حاجی محمد رمضان اویسی، شیخ محمد عامر کا مونکی منڈی (گوجرانوالہ) مولانا محمود اقبال خان اویسی موچھ میانوالی، حضرت مولانا محمد سیف الرحمٰن اویسی رحیم یارخان، فخر القراء قاری محمد ساجد اویسی نواب شاہ سندھ، حضرت علامہ مولانا علی محمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان مولانا غلام محی الدین اویسی، غلام قطب الدین اویسی، غلام غوث اویسی و اہل سنت کے قلمکار حضرت مولانا غلام حسن اویسی دیگر احباب پاک پتن شریف، سرگودھا سے دعوتِ ذکر کے بانی و امیر حضرت الحاج باباجی محمد حنیف المدنی قادری اویسی، محترم محمد صابر اویسی، علامہ محمد ندیم قادری اویسی، راؤ عبدالغفار اویسی، الحاج بابا عبدالقیوم محترم محمد اشرف علی اویسی ہارون آباد، مولانا غلام دستگیر قادری خیر پور شریف ،حضرت مولانا محمد شاہد اقبال اویسی، محترم محمد خالد اویسی چک 42 (بہاولپور) ڈیرہ غازی خان محمد اقبال اویسی، ڈاکٹر حاجی محمد نسیم سعیدی علی پور، مولانا قاری عابد حسین نقشبندی فاضل جامعہ ہذا و صدر مدرس مدرسہ فیض القرآن لال سونہارا بہاولپور، اویسی یوتھ ونگ لودھراں کا قافلہ شیخ دلدار احمد صاحب کی سربراہی میں حاضر ہوا۔

بزم فیضان اویسیہ (انٹرنیشنل) باب المدینہ کراچی سے محمد فہد اویسی ناظم، محمد علی اویسی (ناظم اعلیٰ ایسٹ دبئ) کے تعاون سے حضرت محمد فہیم شاہ قادری سعیدی نے عرس مبارک کا پروگرام نیٹ کے ذریعے آن لائن سنایا۔

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کے موقعہ پر بہاولپور میں اہل سنت کے اکثر مدارس نے عام تعطیل کا اعلان کیا تمام کلاسوں کے طلباء نظم وضبط کے ساتھ تقریبات میں شریک رہے

وردِ بخاری شریف ❁ ہفتہ بعد نماز عصر علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی (شیخ الحدیث جامعہ ہذا) کی نگرانی میں علماء کرام "الجامع الصحيح المسند المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم" المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا ورد کیا۔

☆ بعد نماز مغرب حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی کی نگرانی میں جامعہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی اور جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء نے لنگر غوثیہ اویسیہ خوب نظم وضبط کے ساتھ تقسیم کیا

☆ بہاولپور و مضافات سے قافلے کاروں، بسوں، جیپوں کے ذریعے مزار مفسر اعظم پاکستان پر پہنچ چکے تھے۔

تقریبات کی مختلف نشستوں کے مہمانان گرامی یہ تھے حضرت جانشین حضور فیض ملت علامہ محمد عطاء الرسول اویسی، جگر گوشہ فیض ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی، حضرت جگر گوشہ محدث بہاولپوری علامہ محمد ریاض احمد اویسی، حضرت مولانا پیر حافظ ماجد حسین اویسی، استاذ الحفاظ حضرت حافظ عبدالرحمٰن اویسی (امین آباد) مدرسین جامعہ ہذا حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اویسی، حضرت علامہ بشیر احمد اویسی، مفتی محمد قربان اویسی، قاری محمد جاوید، شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد متین نقشبندی اویسی، بانی و مہتمم جامعہ مجددیہ سیفیہ فخر العلوم بہاولپور حضرت علامہ محمد جاوید مصطفیٰ سعیدی (جامعہ نظام مصطفیٰ جامع مسجد خضریٰ) علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق، جامعہ کے سابقہ فضلاء میں حضرت مولانا سید فیاض حسین شاہ، علامہ قاری نذیر احمد نقشبندی، قاری عبدالمالک عطاری یزمان حضرت علامہ قاری عبدالروف مہروی، حضرت مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی، مولانا محمد ناصر انصاری، مولانا محمد قاسم اویسی، حضرت سید اختر حسین شاہ نقشبندی قادری، حضرت مولانا حافظ حاجی محمد بخش اویسی، خطیب اہلسنت حضرت مولانا عبدالغفار سعیدی، قاری حبیب اللہ فخروی، حضرت حاجی محمد ارشد مہتمم جامعہ فیض مدینہ یزمان، حاجی محمد انور (خانپور نورنگہ) مولانا قاری فضل احمد فیضی و حضرت قاری اقبال سعیدی مبارک پور، حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن ہمدرد خطیب اشرف شوگر ملز شریک سعادت ہوئے۔

بعد نماز عشاء صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی نے تقریب کے آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد جاوید مدرس شعبہ حفظ و قرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی جبکہ ملک کے مایہ ناز قراء حضرات قاری نذیر احمد مہروی مراد پوری، حضرت استاذ القراء قاری حق نواز سعیدی ملتان نے لحن داودی کے ساتھ کلام الٰہی کی تلاوت کر کے وجد آفریں ماحول بنا دیا۔ محترم محمد بلال رشید نے نذرانہ نعت شریف پیش کیا۔ محترم محمد جنید رضا قادری نے کلام ''جو ہو چکا ہے جو ہوگا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جانتے ہیں'' بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا جبکہ محمد سمیع اللہ اویسی (میانوالی) نے چراغ گولڑہ حضرت سید پیر نصیر الدین نصیر کا کلام

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
کمی تو بس میرے چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

☆ حضور فیض ملت کے مایہ ناز شاگرد جواں سال عالم دین علامہ محمد سیف الرحمٰن اویسی (رحیم یار خان) نے اپنے خطاب میں ''حضور فیض ملت محافظ مسلک امام احمد رضا'' پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا مسلک حق اہلسنت کی ترویج واشاعت کے لیے میرے مرشد کریم حضور فیض ملت نے وہ خدمات انجام دیں جس سے صدیوں اہل ایمان مستفید ہوتے رہیں

گے۔

انہوں نے خطاب میں بے عمل پیروں اور علماء کو حضور فیض ملت کی باعمل زندگی کا احوال سنا کر کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ باکردار ہو کر تبلیغ و تدریس کا فریضہ انجام دیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مدارسِ اہلسنت کی طرف توجہ فرماتے ہوئے کہا کہ حضور فیض ملت کی تدریس و مواعظ حسنہ میں عقائد کی پختگی درس ملتا تھا آپ عقائد باطلہ کا رد قرآن وحدیث کی روشنی میں امثلہ کے ساتھ بیان فرماتے تھے جو عوام وخواص کے ذہن نشین ہو جاتے۔ رات کافی بیت چکی تھی موسم نہایت ہی خوشگوار تھا مدینہ منورہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں مدینے کے بھکاری کے عرس کی تقریبات کو پر کیف بنائے ہوئے تھیں مجمع میں بیداری کا عالم بتا رہا تھا کہ اہلسنت جاگ رہے ہیں ایسے میں شب چراغاں ۱۲ بجے کے قریب مجلس عرس کا اختتام ہدیہ درود وسلام کے ساتھ ہوا۔

☆ ۱۹ شوال المکرّم بروز اتوار صبح آٹھ بجے کے بعد صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اویسی کی نقابت سے عرس شریف کی آخری نشست کا آغاز تلاوت کلام الٰہی اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ خطابات میں سب سے پہلے حضور فیض ملت کے شاگرد رشید علامہ محمد ارشد خامر القادری (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) کو دعوت خطاب دیا گیا انہوں نے حمد وصلوٰۃ کے بعد حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے حسن اخلاق کے ذاتی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سے جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ گرویدہ ہو جاتا آپ کا پیار امیر وغریب پیر ومرید سب کے لیے یکساں تھا وہ سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیکر تھے۔ انہوں نے کہا میرے استاد گرامی حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ ان مقبولان بارگاہ الٰہی میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کے لمحات دین اسلام کی ترویج اور پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے اور لکھنے میں گزاری وہ ساری زندگی گستاخِ رسالت صحابہ واہل کرام کے لیے سیف بے نیام بنے رہے۔ وہ زندگی بھر مدینے سے عشق رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات سے جھولی بھر کے لاتے رہے اور دنیا بھر میں یہ خیرات تدریس وتصنیف اور تقریر کے ذریعے تقسیم فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جنت کا اعلیٰ وارفع محل عطاء فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ان کی دنیوی زندگی میں "فَاذْكُرُوْنِيْ" کا جلوہ تھا ان کے وصال کے بعد "اَذْكُرْكُمْ"، تفسیر ہے آج دنیا بھر میں حضور فیض ملت قدس سرہٗ کی یاد ہو رہی ہے آج لاکھوں بندگان خدا کے دلوں میں میرے حضرت قبلہ اویسی صاحب زندہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج چار دانگ عالم میں ان کے علمی وروحانی تذکرے سننے کو مل رہے ہیں۔ انہوں نے حضور فیض ملت کی بارگاہ میں اپنا منظوم کلام بھی پیش کیا جو نذر قارئین کرام ہے

مدینے کے بھکاری کا قلم ہے

حضور فیض ملت کا کرم ہے کہ اب تک سنیت کے دم میں دم ہے
علمبردارِ مسلکِ اعلیٰحضرت کہیں پر کج روی اور نہ خم ہے
فقط چلتا ہے عظمت مصطفیٰ (ﷺ) پر مدینے کے بھکاری کا قلم ہے
بہاولپور کو سب جانتے ہیں عرب کی سرزمیں ہے یا عجم ہے
کبھی جو سرنگوں ہوتا نہیں ہے محمد فیض احمد کا علم ہے
تمہارے عشق کی سچی کہانی فقط خاکِ مدینہ پر رقم ہے
صدی ہونے کو ہے چل رہا ہے مدینے کا مسافر تازہ دم ہے
دیکھائی دیتا ہے سارا مدینہ تمہارے ہاتھ میں وہ جامِ جم ہے
ذرا مرقد سے باہر آ کے تو دیکھ یہاں پر ہر آنکھ تر ہے چشم نم ہے
یہی ہے مختصر سی بات خاؔمر مدینے والے کا تجھ پر کرم ہے

☆ بیہقی وقت شیخ القرآن حضرت علامہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ (احمد پور ایسٹ) کے بڑے شہزادے حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی ضلعی امیر جماعت اہلسنت بہاولپور نے اپنے مخصوص اور ادیبانہ انداز سے مفسر اعظم پاکستان حضرت فیض ملت کی دینی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا آپ ان نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنہوں نے زندگی بھر عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق پڑھایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے رسول کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کے حوالے سے ایسا مدلل ومحقق بیان کیا کہ مجمع سے نعرہائے تکبیر ورسالت (اللہ اکبر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلند ہوا۔ ان کی گفتگو کا اک اک لفظ اہل محبت کے قلوب میں اُترتا رہا۔

☆ حضرت علامہ مولانا محمد شہباز حیدر سلیمانی مانگھٹ شریف (منڈی بہاءالدین) نے اپنے خطاب میں حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں (سن 2004ء تک) دورہ حدیث شریف پڑھنے کا ذکر نہایت عقیدت بھرے انداز سے کیا اور کہا کہ میرے استاذ گرامی محسن اہلسنت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حضوری ولی تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ ہمارے علاقہ کی عظیم علمی وروحانی شخصیت حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ (کدھر شریف) کی خدمت میں دوران تعلیم حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آجکل کیا کر رہے ہو میں عرض کیا کہ

حضور فیض ملت کے ہاں زیر تعلیم ہوں جونہی استاد گرامی کا نام میں نے لیا تو ان کی آنکھیں بھر آئیں فرمایا شہباز مبارک ہو تم ایک ولی کامل عارف باللہ کے پاس پڑھ رہے ہو کہنے لگے میں حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی خدمت علامہ اویسی صاحب کے دورہ حدیث کرنے کے دوسال بعد حاضر ہوا دوران تدریس جب بھی علمی قابلیت کی بات آتی عبارت حدیث پڑھنے کا ذکر ہوتا طلباء کے تقویٰ پرہیز گاری کا تذکرہ ہوتا تو حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ علامہ اویسی صاحب کی مثال پیش فرماتے اللہ اکبر حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ اپنے اساتذہ کے وہ عظیم تلمیذ رشید ہیں کہ اساتذہ کو ان پر فخر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے استاد گرامی حضور محدث بہاولپوری نے اللہ اور اس پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کی خاطر تن من دھن، وطن، بال بچے قربان کردیئے اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی پاکیزہ زندگی عطا فرمائی جو دنیوی زندگی سے ہزار ہا درجے بلند ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے استاذ گرامی محسن اہلسنت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان غلاموں میں ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ محبوب حقیقی پر وار دیا۔ آج وہ بظاہر دنیا میں موجود نہیں ہیں مگر کتنے لوگ ہیں جو ان کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

☆ حضور فیض ملت کے محبوب خلیفہ اور شاگرد رشید حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ صاحب (سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ واحدیہ میانوالی) نے اپنے پرجوش خطاب میں ''موجودہ دور میں گستاخی وبے ادبی کی یلغار میں حضور فیض ملت کی تعلیمات سے رہنمائی کی ضرورت'' جیسے اہم موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آجکل صلح کلیت کا مرض وبائی صورت اختیار کرتا جارہا ہے، ایمانی غیرت ختم ہو رہی ہے میرے مرشد کریم حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سچے کھرے سنی بن کر رہنے کا ہمیں سبق دیا ہے یہ کامیاب زندگی کا سنہری اصول ہے۔ انہوں نے ''ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں'' پر غیر مسلم شعراء کا منظوم کلام پیش کرکے مجمع کو گرما دیا۔

☆ حضور فیض ملت کے بہت ہی پیارے مرید حضرت علامہ مولانا اخندزادہ محمد افضال یوسف اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ اصغر حضرت مولانا محمد کمال یوسف اخندزادہ اویسی (کوٹ سرور ضلع حافظ آباد) کے مترنم اور پرتاثیر خطاب نے مجمع میں ایک جان پیدا کردی۔ انہوں نے گرجدار لہجہ میں اجتماع سے مخاطب کرکے کہا ہمارے مسلک حق اہلسنت کے سچ ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس میں میرے مرشد حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں ان کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی مولانا محمد افضال یوسف اویسی رحمۃ اللہ علیہ کو بدعقیدہ لوگوں نے زہر دے دیا ان کا معدہ پھٹ گیا اطباء نے لاعلاج کیا ہمارے خانوادہ کے لیے سخت پریشانی تھی بھائی کی صحت دن بدن گر رہی تھی انہوں نے استخارہ کیا تو انہیں حضور فیض ملت کی خدمت حاضر ہونے کا اشارہ

ملا ہم حافظ آباد سے یہاں حاضر ہوئے حضور فیض ملت باوجود علالت کے ویل چیئر پر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لائے ہم نے اپنی پریشانی اور بیماری کا ذکر کیا تو آپ نے میرے بھائی کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطاء فرمائی انہوں نے مزید کہا کہ بلا مبالغہ عرض کررہا ہوں کہ آپ کے صاحبزادگان آپ کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہیں یہ اپنے عظیم والدگرامی کا مظہر ہیں سادہ طبیعت ہیں سب سے بڑی اہم بات اس گھرانے کی یہ ہے کہ یہاں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات ملتی ہے میری دل سے دعا ہے کہ اللہ کرے خانودہ اویسیہ آباد رہے۔

آخر میں پاکستان کے خوبصورت صاحب طرز ثناء خوان محترم الحاج محمد فاروق مہروی (خیرپور) نے حضرت پیر سید نصیر الدین چراغ گولڑہ کا نعتیہ کلام پیش کر کے مدینہ منورہ جانے کی تڑپ میں تازگی پیدا کر دی مجلس عرس کا اختتام صلوٰۃ وسلام پر ہوا۔ جامعہ غوثیہ لودھراں کے مہتمم اعلیٰ اور شیخ الحدیث آستانہ عالیہ مہر آباد شریف کے چشم و چراغ حضرت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ تشریف لائے اختتامی دعا فرمائی۔ بہاولپور کی روحانی شخصیت حضرت خواجہ رستم علی فیضوی اپنے مریدین وخلفاء سمیت تشریف لائے اور دعا فرمائی اور لنگر غوثیہ اویسیہ تقسیم ہوا ملک بھر سے آنے سابق فضلاء اور مریدین منسلکین نے شہزادگان فیض ملت سے اجازت چاہی دعاؤں کے ساتھ قافلے اپنے اپنے گھروں چل دیئے۔

عرس مبارک کی تقریبات کی جھلکیاں

☆ میانوالی سے پیر طریقت خلیفہ فیض ملت صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار غوثیہ واحدیہ۔

☆ حضرت علامہ سید عطاء اللہ شاہ اویسی کی قیادت میں آنے قافلے نے جب مزار فیض ملت پر چادر پوشی کے لیے محکم الدین سیرانی روڈ سے قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ سیرانی سٹریٹ میں پہنچے تو قابل دید منظر تھا

☆ بہاولپور ومضافات اور ملک کے دیگر علاقہ جات سے آنے والے برادران طریقت نے ذکر واذکار اور قصیدہ بردہ شریف کے ساتھ اپنے شیخ کریم کے مزار شریف پر چادریں پیش کیں۔

☆ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے ایصال الثواب کے لیے ختمات قرآن پاک اور اوراد وظائف کلمات حسنات طیبات جمع کرنے میں احبابِ طریقت نے کافی ہمت کی۔

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی مطبوعہ تصانیف کے اسٹال لگائے گئے عرس شریف کے موقعہ زائرین کرام کو رسائل وکتب خریدنے پر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی کتب خانہ بہاولپور نے 50 فیصد رعایت کا خصوصی پیکیج دیا۔ (از ابو عبد اللہ ہاشم محمد اعجاز اویسی)

یہ تھے حکمران

ایک دن سخت گرمی والی دوپہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ امیر المومنین ہیں۔ قریب جا کر دریافت کیا ''امیر المومنین! اس سخت گرمی اور لو میں کہاں جا رہے ہیں؟'' فرمایا بیت المال کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اس کی تلاش میں جا رہا ہوں'' انہوں نے عرض کیا'' کسی خادم کو کیوں نہ بھیج دیا؟ فرمایا ''قیامت میں سوال مجھ سے ہوگا خادم سے نہیں'' عرض کیا'' پھر تھوڑی دیر توقف کر کے تشریف لے جائیے، ذرا گرمی کم ہو جائے'' فرمایا'' جہنم کی آگ اس سے بھی زیادہ گرم ہے'' یہ کہہ کر اسی دھوپ اور لو میں تشریف لے گئے۔

☆ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار کا وقت ختم ہونے کے بعد گھر آئے اور کسی کام میں لگ گئے...... اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا امیر المومنین آپ فلاں شخص سے میرا حق دلوا دیجئے...... آپ کو بہت غصہ آیا اور اس شخص کو ایک درہ پیٹھ پر مارا اور کہا جب میں دربار لگاتا ہوں تو اس وقت تم اپنے معاملات لے کر آتے نہیں اور جب میں گھر کے کام کاج میں مصروف ہوتا ہوں تو تم اپنی ضرورتوں کو لے کر آ جاتے ہو...... بعد میں آپ کو اپنی غلطی کا اندازہ ہوا تو بہت پریشان ہوئے اور اس شخص کو (جسے درہ مارا تھا) بلوایا اور اس کے ہاتھ میں درہ دیا اور اپنی پیٹھ آگے کی کہ مجھے درہ مارو میں نے تم سے زیادتی کی ہے.... وقت کا بادشاہ، چوبیس لاکھ مربع میل کا حکمران ایک عام آدمی سے کہہ رہا ہے میں نے تم سے زیادتی کی مجھے ویسی ہی سزا دو... اس شخص نے کہا میں نے آپ کو معاف کیا..... آپ نے کہا نہیں نہیں... کل قیامت کو مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا تم مجھے ایک درہ مارو تا کہ تمہارا بدلہ پورا ہو جائے..... آپ روتے جاتے تھے اور فرماتے.... اے عمر تو کافر تھا.. ظالم تھا..... بکریاں چراتا تھا...... خدا نے تجھے اسلام کی دولت سے مالا مال کیا اور تجھے مسلمانوں کا خلیفہ بنایا.... کیا تو اپنے رب کے احسانوں کو بھول گیا......... آج ایک آدمی تجھ سے کہتا ہے کہ مجھے میرا حق دلا و تو تو اسے درہ مارتا ہے.... اے عمر کیا تو سمجھ بیٹھا ہے کہ مرے گا نہیں..... کل قیامت کے دن تجھے اللہ کو ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسی بات کو دھراتے رہے اور بڑی دیر روتے رہے۔

یہ تھے سچے ایماندار اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور خلق کے خدمت گار حکمران اور آج کے عیاش حکمرانوں کا حال پڑھیں تو دل تڑپ جائے گا۔

عرب شہزادوں کی عیاشیاں

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) قطر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور کویت جیسے عرب ممالک کے شہزادوں کی روایت ہے کہ وہ ہر سال اپنی اربوں روپے مالیت کی دنیا کی مہنگی ترین گاڑیوں کا قافلہ لے کر مغربی ممالک کے چمکتے دمکتے شہریوں کی سیر کو جاتے ہیں اور ان کاروں کو کروڑوں روپے خرچ کر کے مہنگی ترین ایئر لائنوں کے ذریعے ہزاروں میل کا سفر جہاز میں کروایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس دفعہ فلسطین کے مظلوم عوام پر دن رات اسرائیلی بموں کی بارش ہو رہی ہے لیکن شہزادوں نے حسب روایت اپنا تفریحی دورہ جاری رکھا ہوا ہے۔ یقیناً آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ان انتہائی مہنگی کاروں میں سے ہر ایک کو عرب ممالک سے لندن اور پیرس جیسے شہروں میں ہوائی جہاز کے ذریعے لے جایا جاتا ہے جس پر فی کار 20,000 پاؤنڈ (تقریباً 23 لاکھ پاکستانی روپے) خرچ ہوتا ہے۔ یعنی ایک کار کو تفریحی دورے پر لے جانے کا خرچ ہی ہمارے ہاں کی ایک اچھی کار کی قیمت سے زیادہ ہے۔ ان میں فراری، لیمبرگینی، میک لارین، رولز رائس اور مرسیڈیز جیسی کاریں شامل ہیں لیکن خصوصی بات یہ ہے کہ ان میں سے کئی کے اوپر سونا اور ہیرے جڑے ہیں اور مغربی ممالک کے لوگ بھی عرب شہزادوں کی کاریں دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ شہزادے ہر سال اپنی چمکتی دمکتی کاریں لے کر برطانیہ اور یورپ کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کرتے ہیں اور پھر دوبارہ انہیں جہازوں میں ڈال کر اپنے ممالک میں واپس لے جاتے ہیں۔ (روزنامہ پاکستان ۱۹ اگست ۲۰۱۴ء)

اب فیصلہ آپ خود کریں ????????

مولانا محمد طارق اُویسی کی شادی خان آبادی

مورخہ ۳ راگست اتوار برادرِ طریقت مولانا محمد طارق اویسی چک نمبر 294 رجانہ (ٹوبہ) کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ شادی کی تقریب نہایت سادہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھی اللہ تعالیٰ زوجین کو خوشیاں نصیب فرمائے اور نیک صالح اولاد عطاء فرمائے آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (ادارہ فیض عالم بہاولپور)

آئین پاکستان میں قادیانیت کافر

30 جون 1974 کو قومی اسمبلی میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی نوراللہ مرقدہٗ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی قرارداد پیش کی جس پر چالیس کے قریب ممبرانِ اسمبلی نے دستخط کیے۔ آپ نے قرارداد پیش کرنے سے لے کر اُس کی منظوری تک نہایت ہی محنت و جانفشانی سے کام کیا، اِس دوران آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کے ساتھ، اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لینے، انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و حیثیت سے روشناس کرانے، رات گئے تک اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ساتھ قادیانیوں سے پوچھے جانے والے سوالات کی تیاری، مرزا ناصر اور صدرالدین لاہوری کے محضر نامے کے جواب میں 75 سوالات پر مشتمل سوالنامہ کی تیاری میں بھی بھرپور حصہ لیا، آپ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کے رکن بھی تھے۔

اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا، جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزا قادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئینِ پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

5 اگست 1974ء کو صبح دس بجے اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کر رہا تھا، بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن قومی اسمبلی براہِ راست مرزا ناصر سے سوال نہ کرے بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے جو خود مرزا ناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے۔ دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظامِ حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا موٴقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے

مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی تو مرزا ناصر نے کہا کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادی اظہار حاصل ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ایک شخص خود کو مسلمان بھی کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآنِ مجید کی متعدد آیات کا بھی منکر ہے تو کیا اس پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اس پر مرزا ناصر مختصر خاموشی کے بعد بولا کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر کو اس کے دادا (آنجہانی مرزا قادیانی) اس کا والد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کا چچا (مرزا بشیر احمد ایم اے) کی گستاخانہ تحریریں پڑھ کر سنائیں۔

ان حوالہ جات پر مرزا ناصر نہایت شرمندہ ہوا۔ پھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ جب آپ کا نبی الگ، قرآن الگ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ الگ ہے تو پھر آپ خود کو مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہماری کوئی چیز الگ نہیں ہے، ہم مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل حوالے پڑھ کر سنائے تو مرزا ناصر بے حد پریشان ہوا۔

ایک موقعہ پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تمام کتب موجود ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں ! ہمارے پاس مرزا صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا ہے؟ مرزا ناصر نے کہا کہ 80 کے قریب ہیں۔ یحییٰ بختیار نے کہا کہ آپ نے ان 80 کتب کو روحانی خزائن کے نام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ملفوظات دس جلدوں میں، مجموعہ اشتہارات تین جلدوں میں اور مکتوبات وغیرہ تین جلدوں میں شائع کیے۔ یہ ساری کتب ایک الماری کے دو شیلفوں میں آ سکتی ہیں۔ مگر آپ کے مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں'' (روحانی خزائن، تریاق القلوب، جلد ۱۵، صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶، نظریات اشاعت ربوہ پاکستان)

اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ باقی کتب کہاں اور ان کے نام کیا ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ اتنی تعداد میں شائع ہوئیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر آپ صرف ایک کتاب کو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر دیں تو اس سے سینکڑوں الماریاں بھر جائیں گی۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اس پر مرزا ناصر کو کوئی جواب نہ آیا۔

ایک اور موقعہ پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہے اور آپ جب کلمہ طیبہ لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہو گیا۔ پھر اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل اقتباسات پیش کیے۔

''پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(روحانی خزائن، ایک غلطی کا ازالہ، جلد 18 صفحہ 207، نظریات اشاعت ربوہ پاکستان)

''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی''۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216، نظریاتِ اشاعت ربوہ پاکستان)

جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے مذکورہ بالا حوالہ جات پیش کیے تو ممبران اسمبلی غم و غصہ میں ڈوب گئے۔ بہرحال 13 روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد مرزا ناصر نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ 5 اور 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے 13 روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اراکین اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی۔ ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کو پریشان ہو گئے۔ چنانچہ 7 ستمبر 1974ء کو شام 4 بج کر 35 منٹ

پر پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی ولاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (2)160 اور (3)260 میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔

مرزا کے منہ پر بیٹ

ایک موقعہ پر قومی اسمبلی میں یہ حیران کن منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ جب قادیانی خلیفہ مرزا ناصر اپنے کفریہ عقائد کے دفاع میں دلائل دے رہا تھا کہ اچانک ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا اور مرزا ناصر پر بیٹ کر دی جس سے وہ نہایت سٹپٹایا اور بڑبڑاتا ہوا تھوڑی دیر کے لیے اسمبلی سے باہر چلا گیا۔ جس نے بھی یہ منظر دیکھا، وہ ششدر رہ گیا کہ جدید عمارت کے بند کمرے میں اچانک پرندہ کہاں سے آ گیا؟ اور پھر پرندے کا صرف مرزا ناصر کو ٹارگٹ کرنا بھی باعث تعجب تھا۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس

سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے 26 اپریل 1984ء کو ایک آرڈیننس الموسوم تاریخ قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کے تمام گروہوں کو مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات کے استعمال کرنے سے روکا گیا۔ قادیانیوں کے دونوں گروپوں نے پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت میں اس کے خلاف درخواستیں دائر کیں اور حکومت کو چیلنج کر دیا کہ اس آرڈیننس کے مندرجہ جات غیر شرعی ہیں۔

15 جولائی 1984ء کو اس کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ اکیس روزہ سماعت کے بعد 12 اگست 1984ء کو وفاقی شرعی عدالت نے اس آرڈیننس کی توثیق کرتے ہوئے اس کے خلاف درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ قادیانی یہ غیر معقول درخواست لے کر سپریم کورٹ آف پاکستان میں بھی گئے۔ 30 جولائی 1993ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی قادیانیوں کی درخواست کو مسترد کر دیا اور شرعی وقانونی لحاظ سے حکومت کے اس اقدام کی توثیق کر دی۔

مرزائیت شکن آرڈیننس کا اجراء 1984

صدرِ مملکت نے قادیانی گروپ لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلافِ اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اور قانون میں ترمیم کے لیے ایک آرڈیننس بنام قادیانی گروپ لاہوری اور احمدیوں کی اسلام کے خلاف سرگرمیاں (امتناع وتعزیر) 1984ء نافذ کیا ہے۔ یہ آرڈیننس 26 اپریل 1984ء کو نافذ کیا گیا ہے۔

تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298-B کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے قادیانی گروپ لاہوری گروپ کے کسی بھی ایسے

شخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر یا کسی فعل کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جانشینوں یا ساتھیوں کو امیر المومنین یا صحابہ یا اس کی بیوی کو ام المومنین یا اس کے خاندان کے افراد کو اہل بیت کے الفاظ سے پکارے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے تین سال کی سزا اور جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے قادیانی گروپ لاہوری گروپ یا احمدیوں کے ہر اس شخص کی بھی یہی سزا ہوگی جو اپنے ہم مذہب افراد کو عبادت کے لیے جمع کرنے یا بلانے کے لیے اس طرح کی اذان کہے جس طرح کی اذان مسلمان دیتے ہیں۔

ایک نئی دفعہ 298-C کا تعزیرات پاکستان میں اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے متذکرہ گروپوں میں سے ہر ایسا شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور اپنے عقیدے کو اسلام کہے یا اپنے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی انداز میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرے اس سزا کا مستحق ہوگا۔

اس آرڈیننس نے قانون فوجداری 1898ء کی دفعہ 99-A میں بھی ترمیم کردی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ اخبار کتاب اور دیگر دستاویز کو جو تعزیرات پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی کو ضبط کر سکتی ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت سے پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈیننس 1963ء کی دفعہ 4 میں بھی ترمیم کردی گئی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کردے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے۔ اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کرلے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رو سے پابندی ہے۔

ہماری اربابِ اقتدار سے پرزور اپیل ہے کہ ملکِ پاکستان اور اسلام کے دشمن اور اسرائیل و بھارت کے ایجنٹ قادیانیوں کی بڑھتی اور پَر پھیلاتی مذموم اور ناپاک سرگرمیوں کا سدّ باب کریں اور اپنے اسلام پسند اور محبّ وطن ہونے کا ثبوت دیں۔ ورنہ جانثارانِ مصطفیٰ 1953ء کی تحریک دہرا کر اپنے آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کرنے کے لیے تیار ہونگے۔

قادیانیوں کے کفر پر رابطۃ العالم الاسلامی کی قرارداد

مکۃ المکرّمہ میں 8 اپریل 1974ء کو پورے عالم اسلام کی ایک سو آٹھ تنظیموں کے اراکین کا اجتماع ہوا جس میں

10 اپریل 1974ء کو تمام تنظیموں کے اجتماع میں قادیانیوں کو بالاتفاق غیر مسلم قرار دیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد بھی اس بارے میں منظور کی گئی۔

☆ ہر اسلامی ادارہ اور تنظیم اپنے عبادت خانوں مدارس اور مراکز میں قادیانیوں کو ان کی سرگرمیوں سے روکے اور جہاں کہیں بھی وہ اپنی سرگرمیاں کریں ان کا سدّ باب کیا جائے اور مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچایا جائے۔

☆ قادیانیوں کے کافر اور اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ قادیانیوں کے ساتھ معاملات نہ رکھے جائیں اور ان کا اقتصادی اجتماعی اور ثقافتی بائیکاٹ کیا جائے ان سے شادی اور راہ و رسم نہ کیا جائے ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور ان کے ساتھ ہر معاملہ کافر کی حیثیت سے کیا جائے۔

☆ اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی تمام سرگرمیوں کو روکیں ان کے ساتھ غیر مسلم اقلیت کا سلوک کیا جائے اور مملکت کے حساس اور کلیدی عہدوں پر ان کو فائز نہ کیا جائے۔

☆ قرآن کریم کے جو ترجمے قادیانیوں نے کیے ہیں اور قرآن میں دیگر جو تحریفات کی ہیں ان کی نقول کے ذریعے مسلمانوں کو متنبہ کیا جائے اور ان قادیانی تراجم کو پھیلنے سے روکا جائے۔

☆ اسلام سے انحراف کرنے والے تمام گروہوں کے ساتھ قادیانیوں جیسا برتاؤ کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحریک ختم نبوت میں حصہ لو

جب قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے پارلیمنٹ میں ختم نبوت کی قرارداد پیش کی تو اس زمانے میں مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین حاضری کے لئے گئے ہوئے تھے مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت حضور پر نور سید شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مولانا عبدالستار خان نیازی علیہ رحمہ کو حکماً ارشاد فرمایا کہ تم اب مدینہ منورہ چھوڑ دو اور پاکستان چلے جاؤ وہاں ختم نبوت کی تحریک چل رہی ہے اس میں حصہ لو اور اسکی تشہیر ساری دنیا میں تم نے کرنی ہے۔مولانا نیازی علیہ رحمہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تو بھٹو کی حکومت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا مولانا نیازی علیہ رحمہ اسی وقت الوداعی سلام عرض کر کے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے اور جدہ ایئر پورٹ پہنچے فوراً ٹکٹ کا انتظام ہو گیا جبکہ اتنی جلدی یہ سب ہو جانا خلاف معمول تھا اور آپکو جدہ سے لاہور کے بجائے کراچی کا ٹکٹ ملا وہاں پہنچتے ہی امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے بڑی محبت

اور احترام وادب سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچایا اور یہ بھی بتایا کہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی کی بشارت عطا ہوگئی ہے لیکن جو فریضہ سونپا گیا ہے کہ ساری دنیا میں اسکی تشہیر کرنی ہے اس حوالے سے فکر مندی ہے کہ وسائل کا انتظام کیسے ہوگا؟ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا تو اس زمانے میں ڈیڑھ لاکھ روپے بنا اللہ کی شان اسی مجلس میں ایک تاجر نے کہا کہ 80 اسی ہزار روپے اس مقصد کے لیے میں پیش کرتا ہوں آپ کام شروع کر دیں اگلے روز اس نے اپنے ایک دوست کو ساری بات بتائی جس کا تعلق لاہور سے تھا اس دوست نے کہا کہ آپ میری طرف سے باقی 70 ستر ہزار روپیہ دے دیں میں آپکو بینک ڈرافٹ بھجوا دیتا ہوں یوں ایک ہی روز میں سارے اخراجات کا انتظام صرف دو افراد کے ذریعے ہوگیا پھر جیسے بشارت عطا ہوئی تھی بالکل اسی کے مطابق اللہ پاک نے کامیابیاں عطاء فرمائیں اور ملکی قانون کی روشنی میں قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔(اقتباس ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور)

آہ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی

حضور محدث اعظم پاکستان کی خوبصورت نشانی شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی (بھکر) داغ مفارقت دے گئے آپ ایک سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باعمل عالم تھے حق گوئی وبے باکی آپ کا شعار تھا اہل سنت کی مذہبی وسیاسی تحریکوں آپ کا کردار قائدانہ رہا۔آپ ایک کامیاب مدرس ایک محقق خطیب تھے آپ کی وضع قطع سے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ پاکستان کے کئی مرکزی اداروں میں آپ شیخ الحدیث کی مسند پر فائز رہے۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک طویل عرصہ تبلیغی وتدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ تھل کے شہر بھکر میں آپ نے قطعہ اراضی خرید کر ایک عظیم جامعہ قائم فرمایا جہاں سے تشنگان علوم ہمیشہ اپنی علمی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ان کی یاد میں ایک تعزیتی تقریب ہوئی ان کے ایصال الثواب کے فاتحہ خوانی اہتمام کیا گیا۔

الحاج ملک اللہ بخش کلیار کی کتاب ''اسرار دل''

مدینہ منورہ میں ماہنامہ فیض عالم بہاولپور کے کالم نگار الحاج ملک اللہ بخش کلیار کی تازہ تصنیف ''اسرار دل'' پر محترم جناب احسن اقبال چودھری وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی حکومت پاکستان کا تبصرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للّٰه الذى هدانا بهذا الدين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء وسيد المرسلين، وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أمابعد!

انسان کی زندگی میں دل کا کردار مرکزی ہے۔دین اسلام میں تزکیہ قلب کی بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے۔علامہ اقبال نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل　　　دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

قلب مومن کو عرش الٰہی کہا گیا ہے۔سچ یہ ہے کہ دل ہی انسان کی زندگی کا مرکز ومحور ہے اہل علم ودانش نے دل کے حوالے سے بہت کچھ لکھا ہے مجھے ایک عرصہ سے تلاش تھی کہ دل کے اسرار ورموز کسی ایک کتاب میں پڑھنے کو ملیں۔اللہ تعالیٰ خوش رکھے عرصہ دراز سے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقیم میرے پیارے دوست ملک اللہ بخش کلیار کو جنہوں نے دل کے حوالے سے تمام معلومات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اس سے عوام وخواص مستفید ہونگے۔ویسے تو ان سے ایک عرصہ سے آشنائی ہے۔مدینہ طیبہ میں کلیار صاحب ہماری اور پاکستانی حجاج کرام کی بہت فراخ دلی سے میزبانی کرتے ہیں ان سے ہمہ قسم کے موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی ہے مگر مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ یہ اتنے اچھے مصنف بھی ہیں ماشاءاللہ لکھنے کا انداز بہت ہی موثر ہے قاری کو ان کی تحریر پڑھتے ہوئے اکتاہٹ نہیں ہوتی قبل ازیں ان کی کتاب "مستجاب دعائیں" بھی باصرہ نواز ہوئی۔اہل علم سے خوب پذیرائی حاصل کی۔اللہ رب العزت سے دعاؤں کا طبگار ہوں کہ عزیز محترم کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور دارین میں اجر عظیم عطاء فرمائے۔قارئین کرام کو اصلاح قلب کی توجہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین ثم آمین۔

احسن اقبال چودھری

وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی حکومت پاکستان

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری کی عظیم علمی یادگار
جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے نئے تعلیمی سال کا خوبصورت آغاز

امسال ۳۶-۱۴۳۵ھ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی علمی یادگار جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں علوم اسلامیہ، عربیہ کے لیے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

تفصیل شعبہ حدیث، تفسیر، میراث، شعبہ درس نظامی

☆ صاجبزدہ علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی (الشہادۃ العالمیہ)

☆ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی (الشہادۃ العالمیہ)

☆ صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اُویسی (فاضل بغداد یونیوسٹی عراق)

☆ سند المدرسین فخر العلماء علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی فاصل علوم عربیہ ایم اے عربی بطور صدرِ مدرس وشیخ الحدیث

☆ علامہ مولانا حافظ بشیر احمد اُویسی (مدرس درس نظامی اول)

☆ حضرت علامہ مفتی محمد قربان اُویسی (شعبہ افتاء) ☆ حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین فریدی (فاضل جامعہ ہذا)

☆ محترم محمد امجد صاحب (شعبہ انگلش، ریاضی)

اساتذہ تمام شعبہ جات میں بڑی محنت ومہارت سے تدریس وتربیت فرمارہے ہیں۔

شعبہ حفظ وقرأۃ وتجوید میں قاری محمد جاوید صاحب وقاری محمد خالد جھنڈیر طلباء کو بڑی جانفشانی سے پڑھا رہے ہیں۔

مدرسۃ البنات میں تین قابل ترین معلمات طالبات کو قرآن پاک ناظرہ حفظ مع تجوید وقرأۃ و درسِ نظامی کے اسباق پڑھا رہی ہیں۔

شعبہ کمپیوٹر جامعہ میں میں حکومتِ پنجاب کے تعاون سے محکمہ ٹیوٹا نے شعبہ کمپیوٹر، الیکٹرک کا انتظام کیا ہے۔

ویب سائٹ اندرون و بیرون ملک علم دوست حضرات جامعہ کی تعلیمی، تدریسی، تصنیفی، تبلیغی، اشاعتی خدمات کی معلومات کیلئے ویب سائٹ ملاحظہ کریں www.faizahmedowaisi.com

ای میل (fayyazowaisi@gmail.com)

رابطہ نمبر 03006825931 03009684391